سید رشتی کا واقعہ

ہمارے استاد محترم نے نجم الثاقب میں ایک واقعہ بیان کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زیارت کو ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھتے رہنا چاہئیے اور اس میں غفلت نہیں کرنا چاہئیے وہ واقعہ یہ ہے کہ جناب سید احمد بن ہاشم بن سید حسن موسوی رشتی ایک تاجر تھے جو رشت میں رہائش رکھتے تھے سترہ برس قبل وہ زیارت کیلئے نجف اشرف آئے اور عالم ربانی فاضل صمدانی شیخ علی رشتی کے ہمراہ میرے مکان پر بھی تشریف لائے وہ میرے ہاں سے روانہ ہونے لگے تو شیخ علی رشتی نے ان سید کی جلالت وصالحیت کی طرف اشارہ فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ان کو ایک عجیب وغریب واقعہ بھی پیش آ چکا ہے تاہم اس کو بیان کرنے کے لیے وقت نہیں تھا لہٰذا وہ چلے گئے۔ چند دنوں کے بعد جب شیخ مذکور سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ سید موصوف تو چلے گئے ہیں مگر ان کو پیش آیا ہوا واقعہ انہوں نے مجھے سنا دیا تھا۔ اس واقعہ کو سننے کے بعد مجھے افسوس ہوا کہ کیوں یہ واقعہ میں خود ان کی زبانی نہ سن سکا؟ اگرچہ شیخ محترم کے مقام ومرتبہ کو دیکھتے ہوئے مجھے پورا یقین تھا کہ انہوں نے اس واقعہ کو نقل کرنے میں کوئی کمی بیشی نہیں کی ہے چنانچہ اس دن سے یہ واقعہ میرے ذہن میں جاگزیں رہا۔ یہاں تک کہ میں اس سال میں ماہ جمادی الآخر میں نجف اشرف سے کاظمین آ گیا وہاں ان سید محترم سے میری ملاقات ہوگئی جو سامرہ کی زیارت سے لوٹے تھے اور ایران جانے کا ارادہ رکھتے تھے تب میں نے وہ سنا ہوا واقعہ پھر ان سے بھی سننے کی خواہش کی تو انہوں نے پورا واقعہ نقل کیا جیسا کہ شیخ مرحوم نے مجھے سنایا تھا اس کا خلاصہ یوں ہے۔ سید محترم نے فرمایا کہ میں ۱۲۸۰ھ میں حج بیت اللہ کے قصد سے اپنے شہر رشت سے تبریز آیا اور وہاں کے معروف تاجر حاجی صفر علی تبریزی کے گھر میں قیام کیا وہاں مجھے حج کو جانے والا کوئی قافلہ نہیں مل رہا تھا۔ لہٰذا میں بہت پریشان خاطر تھا اسی اثنا میں حاجی جبار اصفہانی آ گئے جو سامان لے کر طرابوزن کی طرف جا رہے تھے چنانچہ ان سے سواری کرایہ پر لے کر میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا جب ہم پہلی منزل پر اترے تو حاجی صفر علی تبریزی کی ترغیب وتشویق سے تین اور آدمی وہاں سے ہمارے ساتھ آ ملے ان میں سے ایک تو حاجی ملا باقر تبریزی تھے، دوسرے حاجی سید حسین تبریزی کہ جو تاجر تھے اور تیسرے حاجی علی تھے۔ چانچہ ہم چاروں قافلے کے ہمراہ روانہ ہو کر ارزنۃ الروم آئے اور وہاں سے طرابوزن کی طرف گامزن ہوئے۔ ان دونوں شہروں کے درمیان کی ایک منزل پر سالار قافلہ حاجی جبار جلودار ہمارے پاس آئے اور کہا کہ آگے کی منزل بہت پرخطر ہے لہٰذا آج ذرا جلدی تیار ہو جانا تا کہ آپ یہ منزل قافلے کے ہمراہ طے کرلیں، اس سے پہلے ہم چاروں رفقاء قافلے کے پیچھے کچھ فاصلے پر ۵ آ رہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھے۔ حاجی جبار کے کہنے پر ہم ا ج بہت جلد تیار ہوئے اور طلوع فجر سے تقریباً تین گھنٹے قبل سفر شروع کر دیا، ابھی ہم تین ہی میل ا گے بڑھے ہونگے کہ بادل گھر ا ئے اور برف باری بھی ہونے لگی، چنانچہ قافلے والوں میں سے ہر ایک نے تیزی سے « شروع کر دیا۔ میں نے ان کے برابر ½ کی بڑی کوشش کی لیکن میں ایسا نہ کر سکا اور وہ لوگ بہت دور نکل گئے اور میں ان سے بچھڑ گیا۔ میں گھوڑے سے اتر کر سرراہ ایک طرف بیٹھ گیا۔ جب کہ گھبراہٹ اور پریشانی مجھ پر چھائی ہوئی تھی، کیونکہ سفر خرچ کی چھ سو تومان کی رقم میرے پاس تھی میں نے سوچا کہ سورج نکلنے تک یہاں بیٹھا رہوں اور پھر پچھلی منزل پر جاؤں جہاں سے ا ج ہم روانہ ہوئے تھے، میں چاہتا تھا کہ اس منزل سے چند محافظ ساتھ لے کر قافلے سے جاملوں گا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ سامنے ایک باغ ہے اور اس کا مالی بیلچہ لیے درختوں پر گری ہوئی برف ہٹا رہا ہے تھوڑی دیر کے بعد وہ میرے قریب ا کر کھڑا ہو گیا اور فارسی زبان میں پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا میرے قافلے والے ا گے نکل گئے ہیں اور میں ان سے جدا ہو کر رہ گیا ہوں۔ جبکہ میں ان راستوں سے واقف نہیں ہوں۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ اتنے میں نماز تہجد ادا کرو تا کہ تمہیں راستہ معلوم ہو جائے میں نافلہ شب ادا کرنے لگا اور وہ چلے گئے، جب میں نماز شب پڑھ چکا تو وہ دوبارہ میرے پاس ا ئے اور کہا کہ تم ابھی تک گئے نہیں۔ میں نے عرض کی کہ ابھی تک مجھے راستہ معلوم نہیں ہوا! تب فرمایا کہ زیارت جامعہ پڑھو، لیکن مجھے زیارت جامعہ یاد نہ تھی اور کئی مرتبہ زیارت کو ا نے کے باوجود وہ اب بھی یاد نہیں ہے، لیکن اس وقت میں نے زیارت جامعہ زبانی پڑھنا شروع کر دی، وہ کچھ دیر بعد پھر میرے پاس ا ئے اور فرمایا کہ تم ابھی تک گئے نہیں اور اس جگہ بیٹھے ہو؟ اس مرتبہ مجھے بے اختیار رونا ا گیا اور عرض کی کہ ابھی تک مجھے راستے کا علم نہیں ہوا، تب ا پ نے فرمایا کہ زیارت عاشورا پڑھو اور مجھے یہ زیارت بھی یاد نہ تھی اور نہ ہی اب یاد ہے۔ تاہم میں نے یہ زیارت زبانی پڑھنا شروع کر دی اور اس کے ساتھ صلوات، لعنت اور دعائے علقمہ بھی پڑھ ڈالی۔ ا پ پھر وہاں ا ئے اور فرمایا کہ تم ابھی تک گئے نہیں ہو؟ تب میں نے عرض کی کہ میں سورج نکلنے تک یہیں رہوں گا! ا پ نے فرمایا میں تمہیں قافلے تک پہنچا ا تا ہوں تب ا پ خچر پر سوار ہو کر بیلچہ کندھے پر رکھے ہوئے میرے قریب ا گئے اور فرمایا میرے پیچھے سوار ہو جاؤ اور میں ا پ کے پیچھے سوار ہو گیا اور اپنے گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لے لی، میں نے اسے ا گے چلانے کی بہت کوشش کی مگر وہ رکا رہا، اس پر ا پ نے بیلچہ بائیں کندھے پر رکھا اور میرے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اسے چلایا تو وہ ½ لگا ° ° آپ نے اپنا ہاتھ میری ران پر رکھا اور فرمایا کہ تم نافلہ تہجد کیوں نہیں پڑھتے؟ پھر تین بار فرمایا نافلہ نافلہ نافلہ۔ پھر فرمایا کہ تم زیارت عاشورا کیوں نہیں پڑھتے اور تین بار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمایا عاشورا' عاشورا' عاشورا۔ پھر فرمایا کہ زیارت جامعہ کیوں نہیں پڑھتے اور تین بار فرمایا جامعہ جامعہ جامعہ۔ آپ سفر طے کرنے میں خچر کو اس قدر تیز چلا رہے تھے کہ تھوڑی ہی دیر میں گردن موڑ کر مجھ سے فرمایا کہ وہ دیکھو£ارے قافلے والے نہر پر اترے ہوئے ہیں اور نماز فجر کیلئے وضو کر رہے ہیں۔ میں نے آپ کی سواری سے اتر کر اپنے گھوڑے پر سوار ہونا چاہا تو سوار نہ ہو سکا' آپ نے اپنی سواری سے اتر کر اپنا بیلچہ برف میں گاڑ دیا اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیا۔ اسکے ساتھ ہی اس کا رخ قافلے کی طرف موڑ دیا اس وقت میں دل ہی دل میں کہہ رہا تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں جو مجھ سے فارسی زبان میں گفتگو کرتے رہے جب کہ اس علاقہ میں ترکی زبان بولنے والوں کے علاوہ کوئی نہیں رہتا اور یہاں اکثر عیسائی لوگ رہائش پذیر ہیں۔ پھر یہ کہ انہوں نے اتنی جلدی قافلے تک پہنچا دیا ہے' میں نے انہیں خیالوں میں جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نظر نہ آیا اور نہ ان کا کوئی نشان دکھائی دیا' اسکے بعد میں قافلے والوں سے جا ملا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com